مشترکہ پریس بیان

یونیفارم سول کوڈ ہمیں منظور نہیں

شیڈیول ٹرائبس، شیڈیول کاسٹ، دیگر پسماندہ طبقات اور مسلمان

نئی دہلی، 20، اکتوبر، 2016

لا کمیشن کے ذریعہ یونیفارم سول کوڈ کے مسئلہ پر جو سوال نامہ جاری کیا گیا ہے اور جس پر کمیشن نے بھارت کے تمام مذہبی طبقات اور ثقافتی گروہوں سے رائے مانگی ہے، اسے ہم ملک کی سالمیت کیلئے سخت نقصان دہ، مذہبی، تہذیبی آزادی کے منافی اور ہندوستان جیسی مخلوط سوسائٹی اور تکثیری سماج کے لئے انتہائی مہلک سمجھتے ہیں۔ اندیشہ ہے کہ یہ کوشش ملک کے تانے بانے کو سخت نقصان پہنچائے گی۔

ہندوستان ایک کثیر مذہبی اور کثیر تہذیبی ملک ہے۔ تمام مذہبی اور تہذیبی اکائیوں کے پرسنل لاز ان کی اپنی مذہبی کتابوں اور رواجوں سے مستنبط اور ماخوذ ہیں۔ ہر گروہ کی تہذیبی شناخت میں ان کی کلیدی حیثیت ہے۔ لہذا ان سے چھیڑ چھاڑ کی کوشش نا صرف مذہبی آزادی کے بنیادی حق کو متاثر کرے گی بلکہ ہر تہذیبی اکائی کے تشخص کو بھی ختم کردے گی۔

لا کمیشن نے اپنے سوال نامہ اور اپیل میں دستور کے دفعہ 44 کا حوالہ دیا ہے۔ یہاں یہ بات واضح ذہن چاہئے کہ دستور کے رہنما اصولوں کی دفعہ 44 کی حیثیت سفارشی ہے وہ عدالتوں کے ذریعہ نافذ العمل نہیں ہے۔ دستور ہند کی دفعہ 371A اور 371G میں ناگا اور میزو قبائیلوں کو یہ تیقن دیا گیا ہے کہ پارلیمنٹ کا کوئی قانون جوان کے رواجی قوانین کے خلاف ہوگا وہ ان پر لاگو نہیں ہوگا۔ اسی طرح دستور کی دفعہ 25،26 اور 29 میں تمام مذہبی اور تہذیبی گروہوں کے مذہب، عقیدہ اور کلچر کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے اور انہیں بنیادی حق تسلیم کیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ نے اپنے متعدد فیصلوں میں مذہبی آزادی کی ضمانت میں رسومات اور تقریبات کو بھی شامل کیا ہے۔

AIR,1954,SC1,282,"AIR,1963,SC1,1638,1972(3),"Suprem Court Reports 815"

تین طلاق، تعدد ازدواج اور نفقہ مطلقہ کے مسئلہ پر سپریم کورٹ میں حکومت کا حلف نامہ ہو یا لا کمیشن کا سوال نامہ دونوں ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ ایسے وقت میں جب کہ ملک متعدد اہم اور سنگین مسائل سے دوچار ہے ایک اختلافی مسئلہ کو چھیڑ کر سماج میں انتشار پیدا کرنے اور سماجی تانے بانے اور فرقہ وارانہ ماحول کو بگاڑنے کی مذموم کوشش ہے، جس کی سماج کے ہر طبقے اور ہر انصاف پسند شخص کو مخالفت کرنی چاہئے۔ بظاہر ایسا لگتا ہے کہ حکومت اس طرح کے اختلافی مسئلہ کو ابھار کر اور سماج میں انتشار پیدا کرکے اہل ملک کی توجہ ملک کو درپیش اصل مسائل سے ہٹانا چاہتی ہے، جس پر قابو پانے میں وہ بری طرح ناکام ہو چکی۔ لا کمیشن کا سوال نامہ گنجلک، پیچیدہ اور گمراہ کن ہے۔ جس میں تصور کر لیا گیا ہے کہ پرسنل لاز، سماجی ناانصافی اور صنفی امتیازات پیدا کرتے ہیں اور انہوں نے عورتوں کے حقوق کو نفی نفسہ ختم کر دیا ہے۔ اس سوال نامہ سے سائل کا منشا پوری طرح واضح ہو کر سامنے آجاتا ہے۔ سوال نامہ کے متعدد سوالات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بعض خاص مذہبی گروہ اور ان کے پرسنل لا کو نشانہ بنایا گیا ہے۔

ہم لا کمیشن سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر اس گمراہ کن سوال نامہ کو واپس لے لے۔ ایسا کرنا ملک کے وسیع تر مفاد میں ہوگا تا کہ ملک کی فرقہ وارانہ ہم آہنگی، امن وسلامتی اور سالمیت ویکجہتی کو ٹھیس نہ پہنچے۔ بصورت دیگر ہم اہل ملک سے، تمام مذہبی وسماجی گروہوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ سوالنامہ کے جھانسے میں نہ آئیں اور اس کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ بطور خاص ہم مسلمانوں سے، تمام اقلیتوں اور قبائلی طبقات سے جو اس کوشش سے براہ راست متاثر ہو سکتے ہیں۔ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس سوال نامہ کو مسترد کرتے ہوئے اس کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ ہم ملک کی تمام سیکولر پارٹیوں سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ حکومت کی اس کوشش کی بھرپور مخالفت کریں تا کہ حکومت اس اقدام سے باز آجائے۔

پریس کانفرنس کو خطاب کرنے والے:

میشرام، کورنیشور سوامی، پروفیسر ہستے، پریم کمار، ایڈوکیٹ ظاہر سنگھ کشف، توقیر رضا خان ودیگر